احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 10 مارچ 2004ء 18 محرم 1425 ہجری-10 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 53

بھائی کیلئے دعا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کی اللہ کی خاطر اپنے بھائی کیلئے دعا قبول ہوتی ہے۔

(الجہاد لابن المبارک جلد1 ص164 حدیث نمبر 2164)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی کے متعلق حضرت مسیح موعود کے خط کا اقتباس

''میں نے اس قدر آپ کے لئے دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ ایک درخت خشک کے لئے کی جائیں تو وہ بھی سبز ہو جائے۔ اور ابھی میں تھکا نہیں جب تک وہ فرشتہ ظاہر نہ ہو کہ جو قضا و قدر کے امر کو ظاہر ہوتا ہوا دکھلائی دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی میرے ساتھ یہ عادت ہے کہ جب دعا انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو آخر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے اس روک کو توڑتا ہے تب بعد اس کے بلا توقف رحمت الٰہی ظاہر ہو جاتی بلکہ قبل اس کے جو صبح ہو آثار رحمت نمودار ہونے لگتے ہیں سو میں اسی غرض سے دعا میں مشغول ہوں آپ پر بھی لازم ہے کہ آپ دعاؤں پر دل سے ایمان لا کر ایسے خوش رہیں جیسا کہ ایک شراب پینے والا عین نشہ کی حالت میں خوش ہوتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اور جو دہریہ کے رنگ کے لوگ ہیں ان کی باتوں کے سننے سے پرہیز کریں کیونکہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے ہیں مومن پر ضرور ابتلاء آتا ہے اور کبھی ابتلاء لمبا بھی ہو جاتا ہے مگر آخر کار رحمت الٰہی کی صبح نکلتی ہے اور تمام غم کی تاریکی کو دور کر دیتی ہے لیکن جب فاسق یا کافر پر ابتلاء آتا ہے۔ تو وہ اس کی برداشت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں صرف اسباب پر بھروسہ ہوتا ہے جب اسباب نابود ہو گئے تب وہ بھی نابود ہونے کو طیار ہو جاتا ہے سو آپ کے لئے تخم ریزی ہے یہ ایسی نہیں کہ خالی جاوے صرف صبر درکار ہے۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ پنجم صفحہ 174-175 مرتبہ حضرت عرفانی الکبیر سکندر آباد دکن 10/ جون 1944ء)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ برائے 2004ء کے لئے والدین درخواستیں بنام پرنسپل عائشہ دینیات و مدرسۃ الحفظ طالبات (لجنہ ہیرکس) ربوہ، سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جمع کروائیں۔

1۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر۔
2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی کاپی
3۔ درخواست پر صدر جماعت یا امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

☆ امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔
☆ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
☆ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔
☆ عمومی صحت اچھی ہو۔
☆ امیدوار کا حفظ قرآن میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

درخواستیں دفتر پرنسپل میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 مارچ 2004ء ہے۔ انٹرویو 4۔اپریل 2004ء بروز اتوار صبح 8:00 بجے عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ (لجنہ ہیرکس) میں ہوگا۔ کامیاب امیدواران کی لسٹ 6۔اپریل صبح 8:00 بجے نوٹس بورڈ پر اکیڈمی میں لگا دی جائے گی۔ کلاسوں کا آغاز 11۔اپریل 2004ء سے ہوگا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ہیپاٹائٹس بی کی ویکسین

ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کی ویکسین فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 16 مارچ 2004ء بروز منگل لگائی جا رہی ہے۔ اسی طرح پچھلے سال مارچ 2003ء کو لگائی جانے والی ویکسین کی بوسٹر ڈوز Booster Dose بھی لگائی جا رہی ہے۔ اگر بوسٹر ڈوز نہ لگوائی گئی تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بورکینا فاسو میں مختلف اجتماعات

اجتماع خدام الاحمدیہ بورومو ریجن

خدام الاحمدیہ بورومو (Boromo) ریجن کا سالانہ اجتماع مورخہ 17/ اور 18/ اکتوبر 2003ء کو منعقد ہوا۔ 17/ اکتوبر کو چونکہ جمعہ کا دن تھا، نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سہ پہر ساڑھے تین بجے مقامی سکول کی گراؤنڈ میں اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ خاکسار نے خدام کو اجتماع کی افادیت اور اہمیت کے بارہ میں کچھ بتایا۔ بعدہ ورزشی مقابلے شروع ہوئے جس میں مختلف قسم کی دوڑیں، سلو سائیکلنگ، ثابت قدمی، رسہ کشی اور فٹبال وغیرہ۔

یہ مقابلہ جات جمعہ کے روز شام ساڑھے چھ بجے تک جاری رہے۔ اس کے بعد نماز مغرب وعشاء جمع کی گئیں۔

نمازوں کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جن میں تلاوت قرآن کریم، ندا، دینی معلومات اور تقریری مقابلے شامل تھے۔ ان مقابلوں میں بھی نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دئے گئے۔

دوسرے دن یعنی 18/ اکتوبر کو صبح چار بجے نماز تہجد ادا کی گئی جس میں تمام خدام و اطفال شریک ہوئے۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا اور پھر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جو سات بجے تک جاری رہی۔ خدام نے بڑے ذوق وشوق سے اس میں حصہ لیا۔

اختتامی تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم امیر صاحب کے نمائندہ ظفر اللہ سلام صاحب نے اطاعت کے موضوع پر خدام کو نصائح کیں اور نظام سے وابستگی اور نظام کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں 16 جماعتوں سے 126 خدام، چار اطفال اور آٹھ مہمان شریک ہوئے۔ خدام کی اکثریت سائیکلوں پر سفر کر کے شامل ہوئی۔

(رپورٹ: ضیاء الرحمٰن طیب مربی سلسلہ برامو ریجن)

اجتماع خدام الاحمدیہ ڈوری ریجن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈوری ریجن میں نومبر اور دسمبر 2003ء میں تین مقامات پر خدام الاحمدیہ کے اجتماعات منعقد ہوئے۔ بورکینا فاسو میں ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے اکثر خدام اجتماعات میں شامل نہیں ہوسکتے اس لئے یہ اجتماعات تین جگہوں پر منعقد کئے گئے۔

مورخہ 29/ اور 30 نومبر کو ڈوری شہر سے ایک سو کلومیٹر دور سیبا (Sebba) میں پہلا اجتماع منعقد ہوا۔ اسی طرح دوسرا اجتماع 5/ اور 6/ نومبر کو ڈوری شہر سے 45 کلومیٹر دور اور تیسرا اجتماع 75 کلومیٹر دور غلغنتو میں منعقد ہوا۔ ان اجتماعات میں مرکزی روایات کے مطابق علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

ان اجتماعات میں خدام واطفال کی مجموعی حاضری 951 رہی۔ 197/ افراد سائیکلوں پر، 171 چھکڑوں پر اور کافی تعداد میں پیدل سفر کر کے خدام و اطفال شامل ہوئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو کا سالانہ اجتماع مورخہ 24/ اور 25/ دسمبر کو واگاڈوگو میں منعقد ہوا جس میں ڈوری ریجن سے 55 خدام سائیکلوں پر 335 کلومیٹر کا سفر کر کے واگاڈوگو پہنچے اور سالانہ مرکزی اجتماع میں اپنے ریجن کی نمائندگی کی۔ ڈوری ریجن سے کل 65 خدام نے شرکت کی اور بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ مقابلوں میں حصہ لیا۔ اس مرکزی اجتماع میں 21 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔

(رپورٹ: ناصر احمد سدھو۔ مربی سلسلہ ڈوری ریجن)

``Nak`` تہوار پر جماعت کی شرکت

گودگو شہر میں ``Nak`` نام سے ایک تہوار ہر سال 26/ نومبر سے 30/ نومبر تک منعقد ہوتا ہے۔ جس مین دنیا بھر سے مختلف ممالک کے تاجر سٹال لگاتے ہیں۔ امسال جماعت احمدیہ کو اس میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ سٹال کو دو بڑے بینرز اور کلمہ سے سجایا گیا۔

26/ نومبر کو شام کے وقت افتتاح ہوا۔ اس موقعہ پر وزیر ثقافت کی نمائندہ خاتون منسٹر اور دوسرے افسران بالا ہمارے سٹینڈ پر تشریف لائے۔ اس وقت ان کو کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' کا تحفہ پیش کیا گیا۔ بعدہ ان افسران میں سے ایک نے 9000 فرانک کی کتب بھی خریدیں۔

پانچوں دن لوگوں کی کثیر تعداد سٹال پر آتی رہی۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ سے سات ہزار زائرین ہمارے سٹال پر آئے اور بعض نے بڑی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر 73000 فرانک سے زائد کا لٹریچر فروخت ہوا۔ بہت سے لوگوں نے ہمارا ایڈریس بھی لیا تا کہ رابطہ کر سکیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 6/ فروری 2004ء)

خلافت کی ضیاء

جنوں کے مرحلے، عقل و خرد سے دور ہوں گے
فراست کی نظر ہو، نور سے معمور ہوں گے

ہمیں ظلمات ہستی سے ذرا کھٹکا نہیں ہے
ہمارے دل سدا ایمان سے پر نور ہوں گے

خلافت ہی وہ طاقِ جلوۂ حسن یقیں ہے
ضیاء سے جس کی، اندھیرے سبھی کافور ہوں گے

کبھی ہم دم نہ لیں گے خدمتِ دینِ مبیں سے
مخالف اپنی کرتوتوں سے تھک کر چور ہوں گے

مثال اپنی زمانے میں سدا قائم رہے گی
کناروں تک زمیں کے ہم بڑے مشہور ہوں گے

بہاروں کی برات آئی ہے دیکھو گلستاں میں
کلی دل کی کھلے گی، باغباں مسرور ہوں گے

قدم بوسی کو ہم جاتے ...... کی
سبب سے بھیڑ کے، ہم لوگ ابھی مجبور ہوں گے

قدر ہو گی تو ہو گی خاکساروں کی جہاں میں
جھکیں گی گردنیں ترکی! اگر مغرور ہوں گے

الحاج محمد افضل خان ترکی

ربوہ میں ہر گھر میں تین پھلدار پودے لگائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

ربوہ میں ایک مہم چلائیں کہ ہر گھر میں خواہ وہ چھوٹا ہی ہو پھل والے کم از کم تین پودے ضرور لگیں۔ امرود کینو اور ایک کوئی اور پھل والا پودا۔ اس سے وہ غریب طبقہ جو خرید کر پھل کھانے کی طاقت نہیں رکھتا وہ اپنے گھر میں تیار شدہ پودوں سے پھل حاصل کر کے کسی حد تک اس کمی کو پورا کر سکے گا۔ (الفضل 19 مارچ 1996ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حقائق الاشیاء (20)

اے میرے رب! مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا

قرآن کریم کے بیان کردہ سائنسی اسرار و رموز

از افاضات سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع

مرتبہ: محمد محمود طاہر

زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے

سورة یونس آیت 25 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زندگی کی مثال پانی کی طرح ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اس میں دنیا کی ناپائیداری اور بے ثباتی کا تذکرہ اور سوچنے والوں کیلئے نشانات بھی ہیں۔ وہ کیا نشانات ہیں اس بارہ میں حضرت خلیفة المسیح الرابع اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 1996ء میں اس آیت کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں:۔

یہ وہ آیت ہے جس کا زندگی کے ہر شعبے سے تعلق ہے، زندگی کی ہر قسم سے تعلق ہے اور اس عالم میں جو کچھ بھی ہے اس کی بے ثباتی کا ذکر ہے اور اچانک خدا کی تقدیر جب نازل ہوتی ہے تو پھر وہ لوگ جو صاحب فکر ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کے لئے پھر کوئی چارہ نہیں رہے گا کچھ بھی، خدا کی تقدیر کے سامنے اس سے بچنے کی، اس سے بچ نکلنے کی کوئی راہ بھی نہ وہ سوچ سکتے ہیں، نہ ان میں طاقت ہے کہ وہ کچھ کر سکیں اور ساری کائنات یہی منظر پیش کر رہی ہے۔

آسمان پر بناء

چنانچہ فرمایا "انما مثل الحیوۃ الدنیا (۔) کہ انسانی زندگی کو اس کی ناپائیداری سکھانے کیلئے مادی دنیا میں جو زندگی کا آغاز ہے اس کی طرف متوجہ فرمایا ہے یعنی نباتات کی طرف۔ اور یہ جو آیت ہے یہ فصاحت و بلاغت کا ایک ایسا حسین مرقع ہے کہ جتنا اس پر غور کریں اتنا ہی طبیعت اس کی شان و شوکت کے سامنے سرنگوں ہوتی چلی جاتی ہے۔ دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا اور دنیا میں روحانی زندگی کی بناء بھی پانی ہی پر ہے اور جسمانی زندگی کی بناء بھی پانی ہی پر ہے۔ اسی لئے جب قرآن فرماتا ہے "والسماء بناء" کہ ہم نے آسمان کو "بناء" بنایا تو بعض مفسرین مشکل میں پڑ جاتے ہیں کہ بناء تو نیچے ہوتی ہے۔ زمین کو بچھونا بنا دیا اور آسمان کو بنیاد بنا دیا۔ آسمان کیسے بنیاد بن گیا؟ تو اس کا ترجمہ پھر عمارت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں ایک ایسی عمارت ہے جیسا کہ ستارے ایک خاص قسم کی شکل میں ڈھلے ہوئے ہیں اور بناء سے مراد آسمان پر بھی ایک عمارت کی بنا رکھی ہے۔

زندگی کی بناء

میں نے جو ترجمہ کیا اس میں "بناء" کو "بناء" ہی رکھا مگر بریکٹ میں "زندگی کی بناء" لفظ "زندگی" داخل کر دیا جس سے سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ پانی ہی پر زندگی کی "بناء" ہے جو آسمان سے اترتا ہے اور الہام پر زندگی کی بناء ہے جو آسمان سے اترتا ہے تو بناء سے مراد زندگی کی بناء ہے۔ زمین کو بچھونا بنا دیا یعنی ہموار کر دیا ورنہ جو پانی آسمان سے اترتا ہے یہ کبھی نہ ٹھہر سکتا۔ زمین میں ایسی صلاحیتیں پیدا کیں کہ اس کو اپنے اندر جذب کرے اور اس کو کچھ دیر رکھے اس کے نتیجے میں پھر نباتات کی نشوونما ہوتی ہے۔ چنانچہ جہاں پہاڑوں پر بھی نشوونما ہوتی ہے وہاں پتھر روک بنتے ہیں کچھ تب جا کر زندگی پھولتی پھلتی ہے مگر انسانی زندگی کیلئے تو تمدن کی ترقی مقصود تھی وہ پہاڑی زندگی سے وابستہ نہیں ہو سکتی لازم تھا کہ زمین کو بچھونا بنا کر زندگی کو نشوونما کے لئے مزید مواقع مہیا کئے جائیں۔

پس حیاۃ الدنیا کی مثال پانی ہی سی ہے۔ جسے ہم نے آسمان سے اتارا (۔) اس کے ساتھ پھر زمین کی نباتات مل جل گئیں۔ اب اس میں یہ نہیں فرمایا کہ نباتات محض پانی سے پیدا ہوئی ہیں۔ نباتات کی بنیاد پہلے رکھی جا چکی تھی۔ نباتات کا بیج موجود تھا اور اگر کہیں بیج نہ ہو تو پانی کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جتنا چاہے پانی اترے اگر وہ "صلد" پر اترتا ہے چٹیل چٹان پر اترتا ہے اسے زندگی نہیں بخش سکتا اور یہی حال آسمانی پانی کا بھی ہے۔ اگر فطرت میں نیکی کا بیج ہوگا تو پھر آسمان کا پانی فائدہ دے گا، اگر نیکی کا بیج نہیں ہوگا تو وہ اسی طرح بنجر کا بنجر رہے گا پانی خواہ لاکھ اس پر اترے اسے کوئی زندگی نہیں بخش سکتا۔ پس زندگی کی گہری حقیقتیں اس آیت میں بیان ہوئی ہیں اور جتنا ان پر غور کریں اتنا ہی ان امور کو جو سب ایک آیت میں سمیٹے گئے ہیں قوانین قدرت کے مطابق ہی نہیں بلکہ قوانین قدرت کے گہرے راز بیان کرتے ہوئے پاتے ہیں۔

(۔) پھر اسی ابتدائی زندگی کی شکل سے بلند درجے کی زندگی استفادہ کرتی ہے اور تھوڑی ادنیٰ زندگی اس بالاشعور کو پیدا کر دیتی ہے جو انعام میں دکھائی دیتا ہے اور پھر ان سے بڑھ کر انسانوں میں اور آخری نتیجہ یہ ہے کہ انسان کی بناء آسمان پر ہے اس کی زندگی کی بناء اس آسمان پر ہے۔ جو پانی اترتا ہے وہ کئی مراحل سے گزرتے ہوئے اس کی نشوونما کا سامان کرتا ہے پہلے نباتات اور پھر حیوانات۔ اگر نباتات نہ ہوں تو براہ راست پانی سے حیوانات زندگی نہیں پا سکتے۔ اور اگر نباتات ہوں اور حیوانات نہ ہوں تو انسان اول تو بن ہی نہیں سکتا کیونکہ اسی کی اعلیٰ درجے کی ایک صورت ہے اور دوسرے حیوانات کو انسانی زندگی سے نکال دیں تو انسانی زندگی محض نباتات پر نہیں چل سکتی۔ ایک بیچ کا درجہ ہے جو نباتات کو پروٹینز میں بدلنے کیلئے اور اعلیٰ درجے کی زندگی کی غذائیں بنانے کیلئے حیوانات کی صورت میں بیچ میں داخل فرمایا گیا ہے۔

زندگی کی حقیقت

فرماتا ہے یہ ہے تمہاری زندگی کی حقیقت۔ پھر اس میں سے انسان بھی کھاتے ہیں اور انعام بھی کھاتے ہیں۔ اب نباتات میں سے پہلے انسانوں کے کھانے کا فرمایا ہے کیونکہ اصل مقصود انسان ہی ہے اور جو آسمانی پانی ہے اس کی غذا تو خالصتاً انسان ہی کے کام آتی ہے اس لئے اولیت انسان کو دی ہے حالانکہ حیوانات کو ایک پہلے نچلے درجے کے طور پر قرآن کریم پیش فرماتا ہے۔ مگر جہاں تک مقصود ہے جہاں تک اس کائنات کے نقشے کی آخری غرض و غایت ہے وہ چونکہ انسان کی پیدائش ہے اور اس کا اللہ سے تعلق قائم کرنا ہے اس لئے جہاں غرض کا بیان ہوا ہے وہاں انسان کو پہلے رکھ دیا۔ اس میں سے انسان بھی کھاتے ہیں اور حیوان بھی۔ (۔) یہاں تک کہ جب زمین کی جو سبزی ہے وہ پر رونق ہو جاتی ہے اور زینت اختیار کر جائے اس میں خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔ (۔) اور زمین کے بسنے والے یہ خیال کرتے ہیں کہ اب وہ اس پر قدرت پا گئے ہیں وہ چیز ان کی ہو گئی ہے (۔) ہماری تقدیر نازل ہوتی ہے کبھی رات کے وقت، کبھی دن کے وقت یا رات کو یا دن کو (۔) اس طرح وہ کٹا ہوا جیسے فصل برباد ہو جائے اور کٹنے کے بعد خشک اور بھوسہ بن جائے اس کی مثال دی گئی ہے۔ (۔) ایسی کٹ کے برباد ہو جاتی ہے کہ جیسے کل بھی نہیں تھی۔ جو لمبی نشوونما کا دور ہے اس کی طرف تو دھیان دور کی بات ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کل بھی یہ نہیں تھی کچھ بھی نہیں اس کا رہا باقی۔ (۔) اسی طرح ہم ان لوگوں کیلئے جو غور کرنے کی عادت رکھتے ہیں اپنی آیات کھول کھول کر اور پھیر پھیر کر بیان فرماتے ہیں۔ "نفصل" میں تفصیل ہے اور دوسری جگہ قرآن کریم تصریف کا لفظ استعمال فرماتا ہے تو وہ تصریف براہ راست یہاں مذکور نہیں چونکہ اس مضمون کو تصریف کے حوالے سے بھی قرآن پیش فرما چکا ہے اور وہ بھی تفصیل کا ایک حصہ ہوتی ہے اس لئے میں نے معنا وہ ترجمہ کیا ہے ورنہ لفظاً وہ موجود نہیں ہے، لفظاً صرف اتنا ہے کہ اسی طرح ہم آیات کو خوب کھول کھول کر اور قابل فہم بنا بنا کر تمہیں دکھاتے ہیں۔

اہل فکر کیلئے نشانات

اس سارے مضمون کا آخری مقصد کیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اہل فکر کے لئے اس میں کون سی نشانیاں ہیں وہ کون ہیں جو فکر کر کے اس سے کچھ ایسی حقیقتیں پا جاتے ہیں جو ان کیلئے دین اور دنیا میں فائدہ مند ثابت ہوں۔ اس کے بہت سے پہلو ہیں جن کو آنحضرت ﷺ ....نے

خوب کھول کھول کر ہمارے سامنے بیان فرمایا۔ پس وہ آیات جو کھول کھول کر مضمون کو بیان کرتی ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس ان سے گزرتے ہوئے فوراً ان کے مطالب کی تہہ تک اتر جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جن کو خدا تعالیٰ نے عرفان کی طاقت بخشی ہو یعنی آنحضرت ﷺ جن پر ان آیات کا نزول ہوا اور وہ جنہوں نے آنحضورؐ سے فیض پایا ہو ﷺ، ان کو یہ باتیں کھلی کھلی دکھائی دیتی ہیں۔ اور اگر مخفی آنکھ سے، غفلت کی نظر سے آپ دیکھیں گے تو ان کھلی کھلی باتوں میں بھی آپ کو کچھ دکھائی نہیں دے گا۔ ایک منظر کشی ہے بس اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں کہ کبھی فصلیں برباد ہو جایا کرتی ہیں۔

مگر قرآن کریم یہاں انسان کی زندگی کی بے اعتمادی، اس کی بے ثباتی کا منظر پیش کر کے یہ فرماتا ہے کہ تمہارے اختیار میں آخر تک بھی دراصل کچھ نہیں ہے جب تک کہ تقدیر الٰہی تمہیں اجازت نہ دے۔ اور تقدیر الٰہی اور اس کے منشاء کے بغیر تم اس تمام نظام کائنات سے یا نظام ربوبیت سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پس آخری لمحے تک یہ خدا کا فضل ہے جو تمہارے لئے ربوبیت کے سامان کو مہیا فرماتا ہے اور تمہیں طاقت بخشتا ہے، توفیق دیتا ہے کہ اس ربوبیت کے سامان سے

باقی صفحہ 6 پر

والد محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد کی یاد میں

مکرم ناصر احمد صاحب خالد

میرے والد محترم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب بی، اے (آنرز) ایم، اے، صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے بانی ممبر اور پہلے منتخب جنرل سیکرٹری تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تاسیس کس طرح ہوئی؟ حضرت والد صاحب بیان فرماتے ہیں:

"20 جنوری 1938ء کی شام کو جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوکر جب گھر پہنچا تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا ایک کارندہ یہ پیغام لے کر گھر آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یاد فرمایا ہے۔ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے مجھے شیخ عبدالرحمان صاحب مصری کے شائع کردہ دو ٹریکٹ دئے اور فرمایا ان کا جواب لکھو۔ دارالمجاہدین میں جاؤ، اور واقفین کو ساتھ لے لو۔ اور چاہو تو جامعہ سے بھی۔ صف اول کے علماء سے کام نہیں لینا صرف مولوی قمر دین صاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب کو ساتھ رکھو۔ اور کام شروع کر دو۔ اگر کسی کتاب کی ضرورت ہو تو میں اپنی ذاتی لائبریری سے دے دوں گا۔ خیر یہ ٹریکٹ لے لئے۔ اور کھانا کھائے بغیر واقفین کو ساتھ لے کر کام شروع کر دیا۔ ایک دن حضور نے فرمایا کہ اجلاس کر کے عہدیداران کا انتخاب کرلو"۔

(تاریخ خدام الاحمدیہ جلد اول صفحہ 5)

چنانچہ 31 جنوری 1938ء کو حضرت والد صاحب کی دعوت پر ہماری رہائش گاہ "مبارک منزل" حلقہ بیت مبارک متصل بورڈنگ ہاؤس مدرسہ احمدیہ (میری اور میرے بھائیوں کی پیدائش بھی اسی تاریخی گھر میں ہوئی) میں دس نوجوان جمع ہوئے۔ ان نوجوانوں نے احمدیت کی ترقی اور خلافت کی تائید میں کوشاں رہنے کا عزم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت چاہی۔ حضرت والد صاحب مزید فرماتے ہیں کہ جب میں نے انتخاب کی رپورٹ پیش کی۔ تو حضور نے پیڈ سے ایک کاغذ لیا۔ جو کہ نیلے رنگ کا لکیر دار تھا۔ اور اس پر اپنی قلم سے "خدام الاحمدیہ" تحریر فرمایا اور 4 فروری 1938ء کی تاریخ رقم فرمائی (تفصیل کے لئے دیکھیں "تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول صفحہ 6)

حضرت والد صاحب ہمیشہ ہمیں نظام جماعت کی سختی سے پابندی اور خلیفہ وقت کی اطاعت کی تلقین کرتے۔ آپ نے جماعت کے مختلف تعلیمی اداروں بشمول مدرسہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور تعلیم الاسلام کالج قادیان/لاہور/ربوہ میں 33 سال کے طویل عرصہ تک تدریس کی۔

کالج سے 1969ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں ناظر مال مقرر فرمایا۔ آپ نے 33 سال کے طویل عرصہ تک اس عہدہ پر نہایت جانفشانی سے خدمات سر انجام دیں۔ پاکستان کے طول وعرض کے دورے کئے۔ جمعہ کے خطبات دئے۔ اور میٹنگوں سے خطاب کیا۔ اور جماعت کے مالی نظام کو مزید مستحکم کیا۔ پھر 2 مئی 2002ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے انہیں صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے عہدہ جلیلہ پر مقرر فرمایا۔ اور تا وفات اسی عہدہ پر کام کرتے رہے۔

میں نے والد صاحب کو ساری عمر سخت محنت مشقت سے کام کرتے دیکھا۔ دبلے پتلے، کمزور جسم، مختلف عوارض میں گھرے ہوئے، معمر ہونے کے باوجود زبردست یادداشت اور زبردست قوت ارادی۔ فرماتے تھے "میں تو واقف زندگی ہوں اور واقف زندگی کی زندگی میں آرام اور چھٹی کا کوئی تصور نہیں"۔ مجھے یاد آیا کہ 1959ء میں جب ہمارے دادا کی وفات ہوئی۔ تو تدفین سے فارغ ہو کر دفتر میں جا بیٹھے۔ اور کام شروع کر دیا۔ اس پر ان کے دوستوں نے انہیں سمجھایا کہ آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ اور لوگ گھر میں تعزیت کے لئے آ رہے ہیں۔ اور آپ دفتر میں بیٹھے ہیں۔ اس پر وہ دفتر سے اٹھ کر گھر آ گئے۔

اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سفر کی بہت سہولتیں اور آرام ہے اور کاریں بھی میسر ہیں۔ شروع سالوں میں حضرت والد صاحب سندھ اور پنجاب کے اندرونی گوٹھوں اور دور دراز قصبوں میں تین تین بسیں بدل کر۔ کھڑے ہو کر سفر کرتے اور بعض اوقات بس کا کنڈیکٹر ایک معمر شخص کو رش میں کھڑے ہو کر سفر کرتے ہوئے دیکھتا تو انہیں اپنا نون بکس پیش کر دیتا۔ اس عرصہ میں وہ ناظر مال ہونے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔ آج سے 12-10 سال قبل جب پٹرول کی قیمت میں اضافہ ہوا۔ آپ نے کار کی بجائے سائیکل پر ربوہ گھر سے دفتر جانا شروع کر دیا۔ میں نے یہ بات برادرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور برادرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب آف فضل عمر ہسپتال ربوہ سے کی کہ عمر کے اس حصہ میں سائیکل پر دفتر جاتے ہیں اور رستہ میں ریلوے لائن بھی کراس کرنا پڑتی ہے۔ ڈاکٹر صاحبان نے انہیں نرمی سے ایسا کرنے سے منع کیا۔ زندگی بہت سادہ تھی اور غذا بھی برائے نام اور بہت سادہ۔ برادرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ انہوں نے نیشنل کالج میں والد صاحب کو دعا کے لئے مدعو کیا۔ اور طلباء سے خطاب کے لئے عرض کیا۔ انہوں نے مختصر سی تقریر کی۔ کہ "میرے زندگی میں دو ہی اصول ہیں۔ سادگی اور پابندی وقت"

حضرت والد صاحب نے 1936ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے آنرز کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بی ٹی (جو اب بی ایڈ کہلاتا ہے) ناگ پور سے ایم اے عربی اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو کے امتحانات پاس کئے۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں ان کے ٹیوٹر پروفیسر حضرت قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) تھے۔ جو بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بطور پرنسپل ریٹائرمنٹ کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بھی پرنسپل رہے۔ والد صاحب کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے بہت دوستی اور بے تکلفی تھی۔ چنانچہ خلافت سے پہلے جب آپ نے میرے بھائی پروفیسر منور شمیم خالد صاحب کے نکاح کا اعلان بیت مبارک ربوہ میں فرمایا تو والد صاحب کا ذکر "میرے گہرے اور عزیز دوست" کہہ کر کیا۔ کہ "ان کا بیٹا جو مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہے" حضور نے ہم سے بھی ہمیشہ شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان میں حضرت والد صاحب کو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا بھائی بنایا تھا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تعزیتی خط اور خطبہ جمعہ میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا ہے حضرت صاحبزادہ صاحب ہمیشہ والد صاحب کو "بھائی خالد" کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں زمانہ طالب علمی میں ان کے قریبی اور عزیز دوستوں میں خلیفہ صلاح الدین صاحب ممبر انکم ٹیکس ٹریبونل ابن خلیفہ شجاع الدین صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی، اور سید شمشاد حید رشاہ صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی تھے۔ شاہ صاحب علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد شمس العلماء میر حسن کے پوتے تھے۔ ان دونوں دوستوں کی وفات تک والد صاحب کا ان سے قریبی تعلق رہا۔ والد صاحب کے تقویٰ، نیکی اور جماعتی خدمات کا ان پر بہت اثر تھا۔ اور دونوں دوست جماعت کے بارے میں اچھے جذبات رکھتے تھے۔

حضرت خلیفہ ثالث کے دور خلافت میں والد صاحب کا یہ معمول تھا کہ دن کے گیارہ بجے بیت المال کے دفتر سے اٹھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں چلے جاتے۔

ایک دن میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ والد صاحب قرآن شریف کی تلاوت میں مصروف تھے۔ گیارہ بج گئے۔ ساڑھے گیارہ بج گئے مگر وہ خاموشی سے تلاوت میں مصروف۔ میں نے حیرانگی سے دریافت کیا۔ کہ "آج آپ نے حضور کی خدمت میں نہیں جانا۔ آپ کا وقت ہو گیا ہے"۔ انہوں نے میری بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہے۔ اگلے دن مجھے اخبارات سے پتہ لگا کہ اس وقت حضرت صاحب کی "واقعہ ربوہ" کے سلسلہ میں لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر کے۔ ایم صمدانی کے چیمبر میں شہادت تھی۔

اسی طرح ایک جماعتی عہدیدار نے حضور کے کسی پروگرام کے متعلق والد صاحب سے پوچھا۔ تو والد صاحب نے جواب دیا کہ "بندہ تو حضور کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے" لفظ پرائیویٹ پر زور دے کر ادا کیا۔

جناب والد صاحب کو اپنے آپ کو نمایاں کرنے اور اپنے متعلق بتانے سے بہت عار تھا۔ بیمار ہونے کے باوجود آخری شادی جس میں دعا کے لئے شامل ہوئے۔ وہ برادرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر بیت المال (آمد) کی بیٹی کی تھی۔ گیٹ کے پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ سب نے اصرار کیا کہ آگے آ کر سٹیج پر بیٹھیں مگر وہ وہیں بیٹھے رہے اور دعا کے بعد واپس چلے گئے۔

قادیان میں گریجوایشن کے بعد ان کے دو مضمون اخبار الفضل میں شائع ہوئے۔ تو حضرت خلیفہ ثانی نے بہت پسند فرمائے۔ اور میرے دادا حضرت خان صاحب سے بھی ذکر فرمایا۔ ایک دفعہ والد صاحب نے حضور کو دعا کا خط لکھا۔ تو حضور نے جواباً تحریر فرمایا "دعا تو میں آپ کے لئے کروں گا مگر میں تو آپ کو جانتا تک نہیں۔ اور نہ ہی آپ کبھی مجھ سے ملے ہیں"۔ ایک دفعہ قادیان میں بیت مبارک میں نماز کے بعد جب والد صاحب نے حضور سے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تو حضور نے فرمایا "آپ محبوب عالم خالد تو نہیں؟" اس پر والد صاحب نے جواب کہا۔ "جی حضور میں ہی ہوں" حضور فرمانے لگے۔ "آپ تو مجھے روز ملتے ہیں۔ اور مصافحہ بھی کرتے ہیں۔ مگر بتاتے نہیں کہ خان صاحب کے بیٹے ہیں۔

ایک دفعہ میں نے آپ کے بستر کی چادر ٹھیک کرنے کے لئے تکیہ اٹھایا تو اس کے نیچے تین چار صفحوں پر مشتمل بہت سے ناموں کی لمبی لسٹ تھی۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو کہنے لگے۔ "جو دوست بھی دعا کے لئے کہتے ہیں۔ میں ان کا نام نوٹ کر لیتا ہوں۔ رات کو جب میری آنکھ کھل جاتی ہے تو میں ان دوستوں کے نام پڑھتا ہوں اور ان کی مشکلات کے حل کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں"

21/اکتوبر 2003ء کو ان کو چیسٹ انفیکشن، سانس کی تکلیف اور سخت نقاہت کے عالم میں فضل عمر ہسپتال آئی سی یونٹ میں داخل کرایا گیا۔ ڈرپ لگی ہوئی تھی اور سانس لینے کے لئے آکسیجن مشین ان کا بلڈ پریشر اور دل کی حرکت کو مانیٹر کر رہی تھی۔ پورے ایک بجے دفتر کا آدمی ہاتھ میں رجسٹر اور دوسرے ضروری کاغذات لے کر آ گیا۔ آپ نے ضروری

باقی صفحہ 6 پر

پاکستان کا ایک تاریخی شہر سکھر

(صفدر نذیر صاحب گولیکی)

''دی مہران آف سندھ'' کے مصنف میجر ایچ جی ریورائی ہمیں بتاتے ہیں کہ برصغیر کی کسی بھی تاریخ میں سید میر معصوم الیاس بخاری کے زمانے تک سکھر کے طور پر کسی خاص جگہ کا تذکرہ نہیں ملتا۔ اس کا تذکرہ ''آئین اکبری'' میں بھی نہیں ملتا۔ اگرچہ، بکھر، روہڑی، اور اروڑ کا تذکرہ ملتا ہے۔ The Antiquities of Sindh کے مصنف ہنری کزنز کا خیال ہے کہ دریا کی وجہ سے قلعے سے علیحدہ ہو جانے سے پہلے سکھر اصل میں بکھر کہلاتا تھا اسے کچھ اندازہ نہیں کہ سکھر نام کا کیا مطلب ہے؟

سر ایچ ایم ایلی اوٹ سے ان کے اپنے تاریخ دانوں کے حوالے سے کتاب ''تاریخ سندھ'' میں 'Embankment' کو مطلب کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور مزید کہتے ہیں کہ یہ جگہ چپری بندر Chipry Bandar زیادہ مشہور ہے۔

''سکھر ماضی اور حال'' کے مصنف عبدالرزاق شیخ سکھر نام کے لئے مندرجہ ذیل بہت سے خیالات پیش کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی ذہن قبول نہیں کرتا۔

کہاجاتا ہے کہ محمد بن قاسم ایک گھنے جنگل میں سے گزرنے کے بعد ایک Hilly Plain پر پہنچا اور اس نے شکر کا لفظ ادا کیا۔ جو کہ بعد میں سکھر میں تبدیل ہو گیا لیکن بعض دوسرے یہ بیان کرتے ہیں کہ اس مسلمان جنرل نے اپنے منہ سے لفظ 'سکر' یعنی دوزخ نکالا تھا کیونکہ وہ جگہ سخت گرم تھی۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ لفظ سکھ میں سے نکلا ہے جس کا مطلب خوشی ہے۔ بعض مزید افراد یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس جگہ گنا جسے Sugar Cane کہتے ہیں بہت زیادہ کاشت کیا جاتا تھا اور اس کا نام شکر رکھا گیا جس کا مطلب چینی ہے۔ بعض لوگ اس رائے کا بھی اظہار کرتے ہیں کہ یہ بکھر کی ہی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کا 'ب' 'س' میں بدل گیا ہے پارسام دی ماساند نے 1940ء میں شائع شدہ اپنی کتاب ''پیارا سکھر'' میں بالکل یہی بات دہرائی ہے۔

1910ء میں جی این مہتا کو اس جگہ گورنمنٹ کے سپیشل انوسٹی گیشن آفیسر کے طور پر تعینات کیا گیا۔ جسے گورنمنٹ آف بمبئی (ممبئی) کی چھاؤنی کی زمین کا نام دیا گیا۔

24 مارچ 1910ء کو اپنی ایک رپورٹ میں اس نے لکھا کہ کہا جاتا ہے کہ سکھر کے پرانے قصبہ کی بنیاد قریباً 375ء میں ایک ہندو برہمن جسکا نام در بہام تھا نے رکھی اور پہلی بار اسی کے نام پر اس کا نام رکھا گیا 492ء میں اس کا نام ''شوکار'' میں تبدیل ہو گیا تا کہ ''بیرمان جی'' کی موت کا دن یاد رکھا جائے جو کہ جمعہ کا دن تھا جسے سنسکرت میں ''شوکار'' کہتے ہیں وقت کے ساتھ ساتھ یہ نام بگڑ کر سکھر ہو گیا۔

آب وہوا

ضلع میں دونوں موسم انتہا درجہ کے ہیں گرمیوں کے دوران درجہ حرارت بعض اوقات 122 ڈگری تک بڑھ جاتا ہے جب کہ سردیوں میں یہ نقطہ انجماد کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اگست ستمبر کے مہینے Stuffy اور Suffocating ہیں۔ تاہم مئی جون اور جولائی کی راتیں خوشگوار ہوتی ہیں موسم سرما میں آب وہوا خشک اور Mild ہوتی ہے اگرچہ گردباد اور آندھیاں یہاں کا معمول نہیں ہیں البتہ اپریل میں اس ضلع میں شمال مغرب کی سمت سے ایک گرم ہوا صبح سے لے کر شام تک چلتی ہے۔ ضلع میں بارش بہت کم ہوتی ہے جس کی سالانہ اوسط دو سے تین انچ بنتی ہے۔

حدود اربعہ

دریائے سندھ اس ضلع میں سے گزرتا ہے اور دریا کے دونوں کناروں پر جھیلیں ہیں ضلع کی مشرقی جانب تعلقہ روہڑی ہے۔ ضلع میں پہاڑیوں کے انتہائی شمالی چھوٹے سے سلسلے کے علاوہ کوئی پہاڑیاں نہیں ہیں۔ پہاڑوں کا یہ سلسلہ ان شہروں سے گزرتا ہوا جنوب کی جانب خیر پور میرس کے ضلع میں چلا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اندازاً پچیس میل لمبا اور سترہ میل چوڑا ہے ''یہ پتھر Nummulition Limestone Deposite پر مشتمل ہے اور اسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے جو کوہ کیرتھر کے Geological گروہ میں شامل ہے۔

قبائل

اس ضلع میں رہنے والے اہم قبائل مندرجہ ذیل ہیں۔

پیرزادہ، بھٹہ، ماگی، لابانا، پٹھان، بندھانی، سید، جاٹ، عباسی، جاگیرانی، قریشی، کھوسہ، بھیا، چاچار، بلا، شیخ، اندارا، گھوٹا، لغاری، سندرانی، مہر، سمجا، دھریجہ، پیتافی، قادری اور جونیجہ، وغیرہ اس کے علاوہ دریا کے کنارے رہنے والے مچھیرے بھی ہیں۔

عقیدوں اور فرقوں کی نمائندگی کچھ یوں ہے:

آغاخانی، میمن، کاٹھیاواڑی، عیسائی، ہندو، جب کہ سنی شیعہ، احمدی بھی ہیں۔ اہم زبانوں میں اردو سندھی، پنجابی شامل ہیں۔

ادوار حکمرانی

مغل دور

سندھ پر مغل دور حکومت 1592ء تا 1737ء تک موجود رہا۔ اس دور میں صوبہ ملتان میں سندھ کے علاقہ کو دو ''سرکاروں'' میں تقسیم کیا گیا تھا۔ جس میں ایک تو بکھر سرکار بالائی سندھ پر مشتمل تھی اور دوسری ٹھٹھہ سرکار تھی جو زیریں سندھ پر مشتمل تھی۔ بکھر سرکار میں اہم قصبات میں شکار پور، سکھر، روہڑی اور سہون شریف شامل تھے۔

تالپور دور

تالپور دور صوبہ سندھ میں 1843ء تک قائم رہا۔ اس کے حکمران ''میر'' کہلاتے تھے۔ اس دوران لگان وصول کرنے کے لئے سندھ کو چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ان علاقوں سے لگان کی وصولی کرنے والا ''سازوالکار'' Sazwalkar کہلاتا تھا۔ اور ان کے آفیسر کے طور پر ''کاردار'' مقرر تھا جب کہ مختلف قصبات کے انتظام پر ''میر'' مقرر تھے۔

انگریزی دور

یہ دور حکومت 1843ء تا 1947ء پر مشتمل ہے اس دور کے سب سے پہلے انگریز گورنر کا نام سر چارلس نیپئر تھا۔ اس نے سندھ کو لگان کی وصولی کے لئے تین حصوں میں کراچی، حیدر آباد، اور شکار پور میں تقسیم کیا۔ شکار پور میں ضلع سکھر شامل تھا۔

موجودہ دور

قیام پاکستان کے بعد 1969ء میں سکھر ضلع کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا جن میں سکھر شہر گھوٹکی، میر پور ماتھیلو، اور شکار پور شامل تھے بعد میں جون 1977ء میں شکار پور کو سکھر سے الگ کر کے ضلع کا درجہ دے دیا گیا۔

نظام آبپاشی

ضلع سکھر کو آب پاشی کے لئے کچھ پانی تو سکھر بیراج سے مہیا ہوتا ہے جب کہ زیادہ تر پانی گدو بیراج سے مہیا کیا جاتا ہے یہ بیراج ضلع میں شمالی کا دور لے کر آئے کیونکہ ان کی وجہ سے نا قابل کاشت رقبہ بھی قابل کاشت بن گیا ہے۔

دریائے سندھ کی ڈولفن

صرف دریائے سندھ ہی ہے جس میں یہ کمیاب ڈولفن پائی جاتی ہے۔ یہ بھاری نمکین پانی میں رہتی ہے اس کی بینائی بہت معمولی ہوتی ہے۔ جو کہ شکار کے لئے ناکافی ہوتی ہے۔ اس لئے سینکڑوں ہزاروں سالوں سے یہ چھوٹی مچھلی کا شکار کرنے کے لئے ایک حساس Sonar System کا استعمال کرتی ہے۔ یعنی پانی میں اٹھنے والی لہروں سے اسے اپنے شکار کی سمت اور فاصلے کا اندازہ ہو جاتا ہے مختلف بیراجوں کے بننے سے پہلے یہ خالص پاکستانی ڈولفن 3500 کلومیٹر علاقہ میں پھیلی ہوئی تھی لیکن اب اس ممالیا جانور کا علاقہ کافی محدود ہو گیا ہے اور اب یہ زیادہ تر گدو اور سکھر بیراج کے درمیان 170 کلومیٹر کے علاقہ میں پائی جاتی ہے۔ اس علاقے کو گورنمنٹ نے 1974ء میں ڈولفن کا علاقہ قرار دے دیا۔

صنعتیں

موجودہ دور میں بہت سی اقسام کی دو سو سے زائد رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ صنعتیں سکھر ضلع میں موجود ہیں۔ 1962ء میں سکھر چیمبر آف کامرس کا قیام عمل میں آیا۔ سکھر کے ضلع میں سیمنٹ فیکٹریاں، کھاد فیکٹریاں پرائیویٹ پاور ہاؤس سبزیوں کے تیل اور گھی کی ملیں۔ کپاس جیننگ فیکٹریاں، فلور ملیں بسکٹ اور کنفیکشنری کے یونٹ، کھجور کو محفوظ کرنے کے یونٹ، برف کے کارخانے، لوہے کو پگھلانے اور ڈھالنے کے کارخانے وغیرہ موجود ہیں۔

مواصلات کا نظام

سکھر اور روہڑی کے لئے ایک انتہائی مصروف اور اہم ترین ریلوے اسٹیشن روہڑی میں ہے اور سکھر میں بھی ہے۔ بلوچستان اور کراچی سے ہر آنے والی گاڑی روہڑی سے ہو کر گزرتی ہیں۔ روہڑی سے کراچی بلکہ خانیوال سے کراچی تک ڈبل لائن ہے تاجر حضرات کے لئے سفر کی سہولتیں میسر ہیں۔ روہڑی اور سکھر کو دریا پر خوبصورت قینچی پل بنا کر ملایا گیا ہے۔

سکھر میں ہوائی جہازوں کی آمد بھی رہتی ہے۔ اور مسافروں کے لئے یہ بھی فضائی سہولت میسر ہے۔

پنوں عاقل چھاؤنی

حفاظتی نقطہ نگاہ سے پنوں عاقل چھاؤنی کا قیام بڑی حکمت عملی کی نشاندہی کرتا ہے۔

تعلیمی ادارے

سکھر میں تعلیم کی سہولتوں کو مسلمانوں کی وجہ سے بنیاد ملی پہلی بار 1906ء میں ایک بورڈ اس لئے قائم کیا گیا کہ وہ ضلع سکھر میں تعلیمی سہولیات کے لئے کام کرے۔ آج کل سکھر میں مندرجہ ذیل چھ کالج ہیں۔

گورنمنٹ اسلامیہ سائنس کالج
آرٹس اور کامرس کالج
گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن
گورنمنٹ ڈگری کالج گھوٹکی
گورنمنٹ گرلز کالج
آغا بدر عالم درانی گورنمنٹ لاء کالج

علاوہ ازیں کیڈٹ کے لئے بھی سہولیات ہیں۔

ٹیکنیکل تعلیم کے لئے گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ، گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین، گورنمنٹ ووکیشنل اینڈ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ برائے طلباء موجود ہیں۔

سکھر میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سکھر بھی قائم ہے۔ علاوہ ازیں بیسیوں پرائیویٹ تعلیمی ادارے قائم ہیں۔

جنرل لائبریری

سکھر میں 1837ء میں ایک جنرل لائبریری کی بنیاد رکھی گئی اس لائبریری نے سکھر میں سماجی سرگرمیوں

کے اضافہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

کھیلیں

حفظانِ صحت کے لئے ضلع میں 24 کے قریب کھیلیں کھیلی جاتی ہیں۔ جن میں کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، والی بال، شوٹنگ بال، باکسنگ، کوڈی کوڈی، ملاکھڑا، جوڈو کراٹے، باسکٹ بال، ٹینس، ٹیبل ٹینس، اسکوائش، بیڈمنٹن، وغیرہ۔ ایک خوبصورت اسٹیڈیم بھی موجود ہے۔

سنٹرل جیل 1938ء میں قائم کی گئی۔ لعب ایک اور جیل بھی ہے۔ جو اس کے علاوہ ہے۔ سیشن کورٹ بھی ہے۔ اور ہائی کورٹ کا بینچ بھی کام کرتا ہے۔

اس تاریخی شہر کا جب کبھی آپ کو موقع ملے ضرور وزٹ کریں۔

بقیہ صفحہ 3

فائدہ اٹھا سکو۔ اس بے ثباتی کا تعلق زندگی کے دونوں پہلوؤں سے ہے مادی پہلو سے بھی انسان بہت کچھ بناتا ہے سوچتا ہے کہ میں اس سے یہ کروں گا وہ کروں گا مگر یہاں "اتی امر اللہ" اس معنوں میں آتا ہے کہ جب وہ سمجھتا ہے کہ سب کچھ بن گیا اور میرے قبضہ قدرت میں آ گیا تو بعض دفعہ زندگی کے آخری لمحے اس کے لئے وہ حسرتیں لے کے آتے ہیں اس کا کچھ بھی نہیں ہوا ہوتا۔ آئے دن ایسی خبریں بھی ملتی ہیں کہ دنیا کی دولتوں کے پیچھے پڑنے والے بڑے بڑے دھوکے دے کر، بڑے بڑے مال کما بیٹھے، اپنی مال و دولت کی سلطنتیں بنالیں، آج کے اخبار میں بھی ایسے بعض اشخاص کا ذکر موجود ہے لیکن جو کچھ بنایا مرنے سے پہلے وہ حسرتوں میں تبدیل ہو گیا، سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہا اور سزا اور پکڑ کے سوا ان کے لئے کچھ باقی نہ رہا۔ ایسے واقعات انگلستان میں بھی، امریکہ میں بھی آئے دن منظر عام پر ابھرتے رہتے ہیں۔ بہت زیادہ مگر ابھی دکھائی کم دے رہے ہیں لیکن ہوتا یہی ہے۔ تقریباً ہر انسان کی زندگی کا تجربہ اسے بتاتا ہے کہ جن چیزوں پر بناء کر کے وہ توقع رکھتا ہے کہ ایک میرا بہت ہی شاندار مستقبل ہوگا طمانیت سے لبریز، لذتوں سے بھرپور، وہ بسا اوقات ایسے دکھوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جو کچھ اس نے کمایا تھا اس کے لئے طمانیت کا اور لذت کا موجب نہیں بنتا بلکہ سب کچھ بیکار چلا جاتا ہے۔

انفاق کا پر حکمت مضمون

آج کی دنیا میں جتنی تباہیاں ہیں وہ اسی وجہ سے ہیں حکومتوں کے رویے کو دیکھیں انسانوں کے رویے کو دیکھیں۔ قرآن کریم دولت کمانے کو منع نہیں فرماتا۔ کیونکہ یہ سارا مضمون خاک سے زندگی پیدا کرنے کا اور اس کی نشوونما کا مضمون ہے خدا کیسے کہہ سکتا ہے کہ تم بھی بڑھنے کی تمنا سے ہاتھ دھو بیٹھو یا دل سے نکال بیٹھو اور جہاں ہو وہیں کھڑے ہو کر جامد ہو جاؤ۔ ہرگز اللہ تعالیٰ یہ تعلیم نہیں دیتا مگر یہ وہ مضمون ہے جو جاری اور ساری ہے۔ آسمان سے پانی اترتا ہے اپنے آپ کو مٹی میں ملا دیتا ہے نئی زندگی کی صورت میں ابھرتا ہے اور سب کچھ ہونے کے بعد پھر وہ دوبارہ آسمان پر چڑھتا ہے اور پھر اسی سفر کو از سر نو دوبارہ شروع کرتا ہے "و مما رزقنٰھم ینفقون" کا ایک ایسا خوبصورت نظارہ ہے کہ جس کے بغیر زندگی قائم رہ ہی نہیں سکتی۔

پانی کی مثال میں سبق

تو اللہ تعالیٰ نے یہ جو مثال دی ہے پانی کی اس میں یہ بھی سبق دیدیا کہ اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اور اعلیٰ مقاصد کی خاطر اپنی طاقتوں کو استعمال کرو گے تو یاد رکھو کہ یہ کبھی ضائع نہیں جائیں گی بار بار دوبارہ تمہارے ہی کام آئیں گی۔ وہ پانی پھر آخر تم پر نازل کیا جائے گا جو تمہارے ہاتھ سے ایک دفعہ نکل جاتا ہے مگر دوسروں کو زندگی بخشتے ہوئے جائے گا۔ ایک لامتناہی سلسلہ ہے فیوض کا جو جاری کرنے کے بعد پھر وہ پانی پلٹا کرتا ہے اور اگر ایک جگہ جمع ہو جائے، ایک حوض میں بند ہو جائے تو سوائے تعفن کے وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا اور ایسا زہریلا ہو جاتا ہے پھر کہ اس میں زندگی بھی نہیں پنپ سکتی۔ پس یہ کائنات کا نقشہ کہ آسمان سے پانی اترنا اور پھر بہتے چلے جانا، تمام فیوض بخش دینا اور پھر جو کچھ بھی اس نے کیا اس کے فائدے سے آخر وقت تک اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی استفادہ نہیں کر سکتا اس کو اگر انسان پیش نظر رکھے تو دنیا میں اس کے رہنے کے سلیقے بدل جائیں، اس کے آداب تبدیل ہو جائیں، اس کی سوچیں مختلف رستوں پر چلیں گی پھر۔ پھر وہ دنیا میں ایسے رہے گا کہ وہ بنی نوع انسان کے لئے فائدے دے گا اور ہر حال میں ہمیشہ اٹھنے کی تیاری رکھے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم نومبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 4

معلومات حاصل کر کے سب پر دستخط کر دیئے آخری علالت میں بھی یہی ان کا معمول تھا۔ روزانہ حضرت صاحب کو لندن ان کی صحت کے بارے میں رپورٹ ارسال کی جاتی۔ 4 نومبر کو گھر آ گئے۔ سوپ اور نرم غذا لینا شروع کر دی۔ پھر چلنا پھرنا اور بعد میں آفس جانا بھی شروع کر دیا۔ ہم نے معجزانہ شفایابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اور مطمئن ہو گئے۔ 11 جنوری 2004ء کو وہ صبح کے وقت ہسپتال چلے گئے۔ کیونکہ تین چار دن سے تیز بخار اور چیسٹ انفیکشن تھی۔ ڈاکٹروں کے اصرار پر وہ ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ تاکہ ضروری ٹیسٹ کئے جائیں۔ اگلے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے خود ہی ناشتہ کیا۔ اس وقت ان کا پوتا عزیز خالد سہیل اور ایک خادم موجود تھے۔ تقریباً سوا نو بجے باتیں کرتے ہوئے خاموش ہو گئے۔ فوراً ڈاکٹروں کو بلایا گیا والد صاحب 93 سال کی عمر میں خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

اسی دن نماز عصر کے بعد بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ کے قطعہ خاص میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔

آخر میں احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہوئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ خدا کرے کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور نیک خواہشات کے اہل ثابت ہوں۔ آمین۔ جن عزیزوں، دوست احباب بزرگوں نے اس صدمہ میں ہماری تعزیت فرمائی ہے۔ تمام خاندان کی طرف سے ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ان کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے بے انتہا فضل نازل فرمائے۔ آمین۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35366 میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد رفیق قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت 1961ء ساکن طاہر آباد الف ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین رقبہ 7 کنال واقع چھانگی چھانگا (میانو ہل بنگلہ) ضلع سیالکوٹ مالیتی -/150000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات مالیتی -/44300 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ محمد رفیق طاہر آباد الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید ولد غلام حسین طاہر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اختر جاوید ولد چوہدری محمد یوسف صاحب مرحوم طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 35500 میں عاطفہ ظہیر زوجہ ظہیر احمد بابر قوم وریا پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 2003-6-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عاطفہ ظہیر زوجہ ظہیر احمد بابر مریدکے گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد ولد محمد یوسف مریدکے ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 محمد یوسف شاہد ولد میاں خوشی محمد مریدکے

مسل نمبر 35844 میں غزالہ شریف رفیق بنت شریف احمد رفیق قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن PECHS کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 18-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ غزالہ شریف رفیق بنت شریف احمد رفیق کراچی گواہ شد نمبر 1 امۃ الکریم شاہدہ زوجہ شریف احمد رفیق کراچی گواہ شد نمبر 2 شریف احمد رفیق ولد رفیق احمد اسلم کراچی

مسل نمبر 35924 میں افضل محمود مبشر ولد محمود احمد مبشر قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی

ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد افضل محمود مبشر ولد محمود احمد مبشر ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد تنویر، وصیت نمبر 23648 گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر وصیت نمبر 24773

مسل نمبر 35925 میں محمد اوریس بھٹی ولد محمد یعقوب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اوریس بھٹی ولد محمد یعقوب ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک جمیل الرحمن رفیق ولد ملک محمد سلیم کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیر الدین بھٹی ولد عبدالرحمن بھٹی جامعہ احمدیہ ربوہ

تحریک جدید کے قیام کی غرض

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاق حسنہ دنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں۔ یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔

(بحوالہ مطالبات صفحہ 173)

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

آنکھیں

کریں شکر ہم اس خدا کا کہ جس نے
ہمیں کیں عطا دیکھنے کو یہ آنکھیں
انہیں قدر ہوتی ہے آنکھوں کی پیارو
نہیں ہوتیں جن بندوں کے پاس آنکھیں
حفاظت ہمیں آنکھوں کی کرنی چاہئے
یہ اللہ کی نعمت ہیں انساں کی آنکھیں
خدا ان طبیبوں کو دے عمر لمبی
جو معذوروں کی پھر بناتے ہیں آنکھیں
ان آنکھوں میں اللہ کا نور چھلکے
جو راتوں کو برسات لاتی ہیں آنکھیں
ہمیشہ جو نظریں جھکا کر ہیں چلتے
انہیں اونچا رتبہ دلاتی ہیں آنکھیں
کوئی آنکھوں میں نیند بھر کر ہے سوتا
پریشاں کسی کو جگاتی ہیں آنکھیں
کسی کو تو آنکھیں ہنساتی ہیں جگ میں
کسی کو یہ اکثر رلاتی ہیں آنکھیں
تکبر سے جو آنکھیں اونچی ہے رکھتا
انہیں منہ کے بل گراتی ہیں آنکھیں
تلاوت جو کرتے ہیں صبح سویرے
انہیں شام تک پھر ہنساتی ہیں آنکھیں
خدایا دعا مانگتے ہیں یہ تجھ سے
سلامت ہی رکھنا سبھی کی تو آنکھیں
جو دے جاتے ہیں عطیہ آنکھیں جہاں میں
وہ تا دیر دنیا میں رہتی ہیں آنکھیں
حیا جن میں ہوتی ہے اکبر بڑوں کی
وہ اللہ سے انعام پاتی ہیں آنکھیں

محمد رفیق اکبر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم سجاد احمد ملک صاحب ٹورانٹو میپل کینیڈا حال ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بڑے بھائی مکرم ملک اعجاز احمد صاحب منیجر مسلم کمرشل بینک ربوہ مورخہ 27 فروری جمعۃ المبارک کے روز سوا چار بجے سہ پہر بینک میں کام کرنے کے دوران حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ ہمارے والد مکرم ملک عزیز احمد صاحب دارالنصر غربی الف دو ہفتے قبل کینیڈا سے ربوہ آئے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے 29 فروری کو صبح دس بجے صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ازاں بعد قبرستان عام میں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے وکیل التصنیف تحریک جدید نے دعا کرائی۔ مرحوم ملک گل محمد صاحب مرحوم خوشابی کے پوتے تھے۔ انہوں نے اپنے پیچھے بیوہ۔ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ وناصر ہو۔

نکاح

مکرم محمد شریف جنجوعہ صاحب لاہور کینٹ لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے مکرم مظفر شریف صاحب جنجوعہ کا نکاح مکرمہ فرح احمد صاحبہ بنت سیٹھ منور احمد صاحب آف حیدر آباد دکن حال ڈیلاس امریکہ کے ساتھ مبلغ 11800 ڈالر حق مہر پر مکرم داؤد احمد حنیف صاحب مربی سلسلہ نیو یارک و نیو جرسی نے بیت احمدیہ نیو جرسی میں مورخہ 28 نومبر 2003ء کو پڑھا۔ مکرمہ فرح احمد صاحبہ مکرم سیٹھ محبوب علی صاحب مرحوم آف حیدر آباد دکن کی پوتی اور مکرم مظفر شریف جنجوعہ صاحب مکرم حاجی چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف ملتان کے پوتے اور مکرم میاں گل محمد صاحب گوندل مرحوم آف کوٹ مومن سرگودھا کے نواسے ہیں۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ انیقہ مبین صاحبہ بنت مکرم محمد اسلم وینس صاحب مرحوم دارالنصر غربی (الف) ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم میاں لیاقت احمد صاحب ابن مکرم میاں غلام حیات صاحب موضع کلانو الاتحصیل کھاریاں ضلع گجرات بعوض مہر ایک لاکھ روپے مورخہ 18 فروری 2004ء مکرم محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم منیر احمد منیب صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتے ہیں میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک آف پاکستان لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ شیخ زید ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامل وعاجل صحت عطا فرمائے۔

مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ لاہور لکھتے ہیں میرے بھائی اشتیاق احمد شاکر صاحب کا بائی پاس آپریشن ناروے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے۔

مکرم محمد انور صاحب مقیم جرمنی کی انجو گرافی ہوئی ہے۔ موصوف ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم مبشر احمد قمر صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ معدہ میں خرابی اور دوسرے عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم زاہد صدیقی صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور دل کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ انجو گرافی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل شفا عطا فرمائے۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بینائی پر بھی اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم قیصر محمود گوندل صاحب کی والدہ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ شدید بیمار ہیں واپڈا ہسپتال لاہور میں داخل ہیں اور کئی دن سے نیم بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد سے جلد شفا دے۔ آمین

مکرم مبارک احمد صاحب کا سائیکل پر اپنے گھر (ڈاور) جاتے ہوئے ایکسیڈنٹ ہو گیا جس کی وجہ سے ان کے گھٹنے اور سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں گھٹنے کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب کرام سے ان کے کامیاب آپریشن اور بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شفیق خالد منہاس صاحب (منہاس کوچنگ سنٹر) کالج روڈ ربوہ لکھتے ہیں۔ میری والدہ محترمہ زرینہ ممتاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خالد ممتاز صاحب صدر محلہ دارالعلوم جنوبی حلقہ بشیر ربوہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال کے وارڈ I.C.U میں داخل ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دوسری سالانہ کھیلیں جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن

مورخہ 24 تا 26 فروری 2004ء طلباء جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے مابین ہونے والے انفرادی و اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کامیابی سے انعقاد پذیر ہوئے۔ ان کھیلوں کا افتتاح مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید نے کیا۔ تمام طلباء کو تین گروپوں میں تقسیم کر کے فٹ بال' والی بال' بیڈمنٹن' ٹیبل ٹینس' رنگ' میروڈبہ' رسہ کشی اور باڑی کے اجتماعی مقابلہ جات کروائے گئے۔ انکے علاوہ درج ذیل انفرادی مقابلہ جات میں بھی طلبہ نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ دوڑ 60 میٹر' دوڑ 1600 میٹر' دوڑ تین ٹانگ' کلائی پکڑنا' سلو سائیکلنگ' لمبی چھلانگ' اونچی چھلانگ' ٹرپل جمپ' ثابت قدمی' مشاہدہ معائنہ اور روک دوڑ نیز طلبہ کے مابین 20 کلو میٹر کراس کنٹری دوڑ' 50 کلو میٹر سائیکل ریس اور ساڑھے سات کلو میٹر تیز پیدل چلنے کے مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ ان مقابلہ جات کے علاوہ کارکنان کے درمیان رسہ کشی کا مقابلہ اور اساتذہ کے رسہ کشی اور والی بال کے مقابلے بھی ہوئے۔ مہمانان اور اساتذہ کا میوزیکل چیئر کا بھی دلچسپ مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ جات احاطہ جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) میں منعقد ہوئے۔

ان سالانہ کھیلوں کی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 26 فروری 2004ء کو ساڑھے گیارہ بجے دن جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم اسد اللہ غالب صاحب نگران کھیل نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ پوزیشنز حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مجموعی طور پر شجاعت گروپ اول رہا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ جمیل احمد صاحب مرحوم دارالفضل ربوہ گردوں اور دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طبیعت کسی حد تک پہلے سے بہتر ہے کمزوری کی وجہ سے چلنا پھرنا بہت مشکل ہے احباب سے مکمل شفاء کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالسلام صاحب ولد مکرم مرزا عبداللہ بیگ صاحب چوکیدار جامعہ احمدیہ کی بیٹی طوبیٰ اسلام صاحبہ ان دنوں سخت بیمار ہیں دماغی حالت کمزور ہے اور دل کا ایک وال بھی تنگ ہے۔ کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 10 مارچ 2004ء	
طلوع فجر	5:02
طلوع آفتاب	6:23
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:15

پاکستان گرینڈ آپریشن کی اجازت دے امریکہ نے اسامہ بن لادن اور ایمن الظواہری کی تلاش کیلئے پاکستانی علاقے میں آپریشن کی اجازت طلب کر لی ہے جبکہ حکومت اس مسئلے پر فوجی اور سیاسی قیادت سے صلاح مشورے کر رہی ہے۔ اور امریکہ کو تعاون کے بارے میں جواب دے گی۔

ایٹمی پھیلاؤ پر معلومات پاکستان نے کہا ہے کہ ایٹمی پھیلاؤ پر معلومات ایران نے ہی دیں۔ ایرانی اطلاعات کی بنیاد پر ہم نے اپنے سائنس دانوں اور بعض دیگر حکام سے تفتیش کا عمل شروع کیا۔

شاہین دوم کا تجربہ وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کے لئے کوئی دباؤ نہیں۔ شاہین دوم تجربہ کیلئے تیار ہے۔ وانا میں ضروری آپریشن کر رہے ہیں۔ پاکستان میں القاعدہ کا کوئی وجود نہیں۔

آسیان کی رکنیت آسیان ممالک نے یقین دہانی کرائی ہے کہ جون میں پاکستان آسیان کا رکن بن جائے گا۔

صدر بش حقائق چھپا رہے ہیں امریکی صدارتی امیدوار جان کیری نے صدر بش پر الزام لگایا ہے کہ وہ 11 ستمبر کے واقعات چھپا رہے ہیں۔ عراق میں تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے دعوے بھی ثابت نہیں

مفروضوں پر مبنی جنگ اقوام متحدہ کے سابق چیف اسلحہ انسپکٹر ہانس بلکس نے ایک بار پھر کہا ہے کہ امریکی صدر بش اور برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے مفروضوں سے کام لے کر عراق پر جنگ مسلط کی تھی۔ دونوں رہنماؤں کو ڈر تھا کہ عراق کے بارے میں سچ سے کام لیں گے تو سیاسی حمایت کھو بیٹھیں گے۔

صدر مشرف کا دورہ سعودی عرب صدر جنرل مشرف نے دورہ سعودی عرب کے دوران سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے امہ کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب دہشت گردی کی ہر شکل کے خلاف جنگ جاری رکھیں گے۔ دونوں رہنماؤں نے او آئی سی کو فعال بنانے کیلئے مختلف تجاویز پر صلاح مشورہ کیا اور کہا کہ دہشت گردوں نے اسلام کا امیج تباہ کر دیا ہے صدر مشرف نے وہاں عمرہ بھی ادا کیا۔

مساجد میں چندہ جمع کرنے پر پابندی سعودی عرب نے دہشت گردوں کو سرمائے کی فراہمی کا سلسلہ بند کرنے کیلئے عالمی معیار کے قوانین اور ضابطے نافذ کرتے ہوئے سعودی مساجد میں چندہ جمع کرنے اور صدقات اور خیرات سے حاصل ہونے والی رقوم بیرون ملک بھیجنے پر پابندی لگادی ہے۔

افغان شہریوں سے غیر انسانی سلوک حقوق انسانی کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ امریکی فوج افغان شہریوں سے غیر انسانی سلوک کر رہی ہے۔ امریکی فوجی گرفتار افغانیوں پر وحشیانہ تشدد کرتے ہیں۔

چاندی میں آل اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ رزی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

آپ کی خدمت
ایک نئے انداز میں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں عمدہ کھانے اور بہترین کراکری

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے - بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
ریلوے روڈ 04524-214750
اقصیٰ روڈ 04524-212515
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

سی پی ایل نمبر 29